

45207- کیا ہم عبادت میں سابقین الاولین کی طرح کی جدوجہد کر سکتے ہیں؟

سوال

سابقہ صاحبین عبادت کی محبت اور اس کی ادائیگی میں مشہور تھے، مثلاً: قیام اللیل، تلاوت قرآن، اور قرآن مجید حفظ کرنا، تو کیا اس دور میں ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں چاہے وہ کم ہی ہوں، باوجود اس کے کہ ہر طرف سے فتنوں نے گھیر رکھا ہے؟

پسندیدہ جواب

ہم میں سے کوئی ایک ان لوگوں کے ساتھ ملنے کے لئے قرآن مجید میں مشروع اور شریعت اسلامیہ کے مطابق عبادت کرنے کی جدوجہد کر سکتا ہے، اور مسلمان کے پاس ایسی ہمت ہونی چاہئے جس سے پہاڑ ہل جائیں، اور یہ مقولہ بھی ہے: (مردوں کی ہمت پہاڑ بھی ہلا دیتی ہے)۔

اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت میں امت مسلمہ کے لئے بہترین نمونہ ہیں، اس کے باوجود یہ اس بات سے مانع نہیں کہ ان کے بعد آنے والے لوگ عبادت میں ان کا مقابلہ کریں حتیٰ کہ وہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے خاص نہ کر لیں، ان میں سے ایک کی بات سنیں اور اس پر تعجب کریں کہ اس کی ہمت کتنی عظیم تھی:

ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

(کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام یہ گمان کرتے ہیں کہ ہمارے علاوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ہی خاص ہیں، اللہ کی قسم ہرگز نہیں ایسا نہیں ہو سکتا! ہم اس پر ان کے ساتھ رش اور بھید کریں گے حتیٰ کہ وہ یہ جان لیں کہ انہوں نے بھی اپنے پیچھے مرد چھوڑے ہیں!!)

وہ یہ بات اس وقت کہا کرتے جب رات کو قیام کرتے اور جب ان کے پاؤں تھک جاتے تو ہاتھ مار کر یہ کہا کرتے تھے، تو اس طرح کی ہمتوں کے ساتھ ہی مسلمان شخص اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت کر سکتا ہے، اور یہ مقابلہ میں رغبت تعریف کردہ ہے اور اسی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اور چاہئے کہ وہ اس میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں مقابلہ کریں﴾۔

اور اگر بعد میں آنے والے لوگوں کے مقدر میں اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت جیسے اعمال جلیلہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنے سارے بندوں کو اس پر ابھارتے اور اس کی ترغیب دیتے ہوئے نہ پاتے، اور اگر وہ ایسا کریں تو ان کے لئے اجر عظیم کا وعدہ نہ ہوتا، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عظیم نصیحت فرمائی:

(پانچ سے قبل پانچ اشیاء کو غنیمت جانو، اپنی موت سے قبل زندگی کو، اور اپنی صحت کو۔ بیماری سے قبل، اور مشغولیت سے قبل فراغت کو، اور اپنی جوانی کو بڑھاپے سے قبل، اور اپنی فقیری سے قبل اپنی مالداری کو غنیمت جانو)۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح وضعیف الجامع الصغیر میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تو پھر ہمیں یہ اس بات کی دعوت ہے کہ ہم اپنی زندگی میں اطاعت و فرمانبرداری کر کے اچانک موت آجانے سے قبل زندگی کو غنیمت سمجھیں، اور اپنی صحت و تندرستی کو بیماری اور عاجز ہو جانے سے قبل غنیمت جانیں، کیونکہ صحیح اور صحت مند شخص وہ کام کر سکتا ہے جو بیمار اور مریض شخص سے نہیں ہو سکتے، اور ہمیں چاہئے کہ بوی بچوں اور اعمال میں مشغول ہونے

سے قبل اپنی فراغت کو غنیمت جانیں، اور بوڑھا اور کمزور ہونے سے قبل اپنی جوانی اور طاقت و بہت اور چستی کو غنیمت جانیں، اور اپنی مالداری کو صدقہ و خیرات اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کر کے یہ سب کچھ چھین جانے اور اس سے عاجز ہونے سے قبل موقع غنیمت سمجھیں۔

اور دور حاضر میں ہمارے لئے معاصرین کے اندر بہت سی روشن مثالیں موجود ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت میں بسر کی، الحمد للہ مسلمانوں کا کوئی بھی دور اور وقت ان جیسے لوگوں کی مثالوں اور ان جیسے لوگوں سے خالی نہیں گزرا جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت والے اقوال و اعمال کرنے میں اپنی ہمتیں صرف نہ کرتے ہوں۔

امت اسلامیہ میں دور حاضر میں ایسے شخص بھی گزرے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی جمادی میدانوں میں اپنی سستی سی جان کی اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربانی دینے کی بھی پرواہ نہیں کی اور اسے پیش کر کے اللہ تعالیٰ سے جنت خرید لی، اور ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے شعور حاصل ہونے سے لیکر موت تک شرعی علم کے حصول میں جدوجہد اور اپنی صلاحیتیں صرف کیں، اور ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے قیام اللیل میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی اور اسے نہ تو سفر میں نہ ہی حضر میں ترک کیا، اور ان میں ایسی ہستیاں بھی ہیں جنہوں نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں صرف کر دیا اور ان کی زندگی میں ان کے مال پر کبھی زکاۃ فرض ہی نہ ہوئی، اور ان میں کچھ ایسے بھی ہوئے جنہوں نے اپنا آپ لوگوں کے لئے وقف کر دیا، کسی کی سفارش کر رہے ہیں تو کسی کی ضرورت پوری کر رہے ہیں، اور سائل کی بات سنتے اور فتویٰ پوچھنے لینے کا فتویٰ دیتے رہے، اور جاہل کو تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو خیر و بھلائی کے کاموں پر ابھارتے رہے۔

میرے بھائی: اگر ہمارے علماء اور مجاہدین اور آئمہ کی زندگی میں روشن مثالیں معدوم بھی ہوں، تو پھر بھی آپ ان کی زندگی میں ایسی اشیاء دیکھیں گے جو آپ کو اطاعت و فرمانبرداری پر ابھارتی ہوگی، اور یہ مجال اور موقع بھی ملے گا کہ آپ پہلے لوگوں کے ساتھ ملنے اور ان سے آگے نکلنے کی دوڑ میں شامل ہوں اور اس کی کوشش کریں۔

اور ہمارے تینوں اماموں اور مشائخ: عبدالعزیز بن باز، علامہ البانی اور شیخ ابن عثیمین رحمہم اللہ تعالیٰ کی زندگی میں نظر دوڑانے سے یہ دیکھیں گے کہ ان میں علم اور تعلیم اور کوش و اجتہاد اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا، سفارش اور دعوت و تبلیغ یہ سارے کام پائے جاتے تھے۔

اور آج تک مسلمان کفار کی سر زمین میں جہاد کر کے بہت سی روشن مثالیں قائم کرتے چلے آ رہے ہیں۔

اور قرآن مجید حفظ کرنے کے بہت سے صالح اور نیک نمونے پائے جاتے ہیں، کہ بہت سے بچوں نے قرآن مجید مکمل حفظ کر لیا لیکن ابھی اس کی عمر آٹھ برس بھی نہیں ہوئی، اور آپ کو ایسے حافظ قرآن بھی ملیں گے جنہوں نے صرف دو ماہ میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر صرف ایک ماہ میں۔

اطاعت و فرمانبرداری، اور عبادت کر کے اپنے سے پہلے یا اپنے ہم عصراہل علم لوگوں کے ساتھ ملنے اور ان کے درجہ تک پہنچنے کی محبت و رغبت رکھنے والے مسلمان کو چاہئے کہ وہ چند اشیاء سے بچے:

پہلی چیز:

آخرت اور اس کے عظیم اجر و ثواب سے غفلت سے بچے، ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

امن اور غفلت سے خراب دل کا علاج اور اس کی معموری اللہ تعالیٰ کا ذکر اور خشیت الہی ہے۔ دیکھیں: بدائع الفوائد (98)۔

دوسری چیز:

دنیا سے محبت رکھنے والے لوگوں اور دنیا کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے نکلنا چھوڑ دیں، اور یہ دنیا ان دنیا والوں کے لئے ہی رہنے دیں بلکہ آپ اپنے آپ کو اس بھی بلند اور بہتر امور کی طرف لے جائیں اور اس کی جانب دیکھیں، اور اس سے نہیں کہ آپ کا سب سے بڑا کام اور علم صرف دنیا کے حصول کے لئے ہو، اور اسے چاہئے کہ وہ مال و متاع اپنے ہاتھ تک ہی رکھے اور اسے دل میں جگہ نہ دے۔

تیسری چیز:

دیر کرنے اور کرونگا بعد میں اس پر عمل کرونگا جیسے جملے ترک کر دے، بلکہ اسے چاہئے کہ وہ اعمال صالحہ کرنے میں جتنی جلدی کر سکتا ہے کر لے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان پر عمل کرے اور اسے تسلیم کرے فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے، جو پرہیزگار اور متقی لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے﴾۔ آل عمران (133)۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا:

﴿آؤ دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان وزمین کی چوڑائی جیسی ہے﴾۔ الحدید (21)۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

واللہ اعلم۔